مصباح احسن دسنوی

مطالعہ کی افادیت

حیات انسانی میں مطالعہ ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ مطالعہ ایک بہترین صحت مند عادت ہے یہ بہترین شریفانہ ہی نہیں بلکہ حکیمانہ عمل ہے۔ مطالعہ ہی سے انسانی سیرت وکردار کی تعمیر وترقی ہوتی ہے مطالعہ تنہائی میں انسانوں کا اچھا ساتھی اور بہترین دوست ہے اس کے ہی ذریعہ آدمی کے اندر معاملہ فہمی اور بڑے بڑے مسائل سے نپٹنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بڑے بڑے کارنامے بحسن وخوبی انجام دیتا ہے۔ اس وقت علم کے حصول کے لیے دنیا میں جتنے ذرائع موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ موثر مطالعہ کتب ہے کتابوں کے مطالعہ سے انسان تخیلات، عجائبات و آثار کا اہم سفر کرتا ہے۔ مطالعہ کی کثرت سے فکر وعمل کے سوتے ابل پڑتے ہیں۔ اور عمدہ فکر وعمل کی صلاحیت پیدا ہوتی سوکھی زند گی میں نکھار آتا ہے اور پس مژدہ چیزوں پر سرور انبساط کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ مطالعہ کتب نے ہی قوموں میں ہلچل پیدا کی ہے انقلاب برپا کیا ہے اور ظلم وستم کو نیست ونابود کرنے میں بھی مطالعہ نے اہم رول ادا کیا ہے۔

ماضی میں مسلمانوں کی جو ترقی ہوئی علمی مطالعہ کے ذریعہ ہی ہوئی جس کی وجہ سے انہوں نے ہر شعبہ حیات میں نئی نئی ایجادات اور انکشافات کئے جس کی وجہ سے ہر شعبہ حیات میں ساری دنیا میں بلند مقام حاصل کیا۔ ماضی میں مسلمان مطالعہ کتب کا بہت زیادہ شوق رکھتے تھے۔ مطالعہ کے لیے مسجد میں ایک مدرسہ اور ایک مکتب خانہ ضرور ہوتا تھا اور ہر شخص کی بلاامتیاز رسائی ان کتب خانوں تک ہوتی تھی۔ کتب خانوں کے لیے مخصوص کمرے تھے جہاں بیٹھ کر پڑھنے کا انتظام ہوتا تھا افسوس ہے کہ آج کے مسلمان مطالعہ سے بالکل غافل ہیں بلکہ مطالعہ کو بیکار مشغلہ سمجھتے ہیں جب کہ قرآن وحدیث سے بھی اس کی بہت اہمیت معلوم ہوتی ہے خود قرآن وحدیث نے اس کی طرف کافی ترغیب دلائی ہے۔ اور لوگوں

کو منتبہ کیا ہے اگر ہم کو اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا ہے تو تحقیق و تنقید تاریخ سیاست، شاعری، فلسفہ، صحافت، طب، سائنس وغیرہ کے مطالعہ اور پھر دیکھئے کہ کھویا ہوا مقام حاصل ہوتا ہے یا نہیں، میں اس سلسلے میں ایک جرمنی کی مثال پیش کرتا ہوں۔ جرمنی کی ایک مشہور لائبریری میں داخل ہونے والا پہلا اور نکلنے والا آخری شخص کارل مارکس ہوتا تھا۔ کاش مسلمانوں میں بھی ایسی جماعت مطالعہ کرنے والی پیدا ہو جائے اسی مطالعہ کتب کے نتیجہ میں ابن کثیر، ابن تیمیہ، امام غزالی، حضرت مجدد الف ثانی، علامہ شبلی، حافظ تحمل حسین دسنوی، علامہ سید سلیمان ندوی، حالی، سر سید، غالب، حسرت موہانی، علامہ اقبال، ابوظفر ندوی دسنوی، مولانا مودودی، سید قطب، امام حسن البناشہید وغیرہ اور ان جیسی شخصیات پیدا ہوئی ہیں۔ ان شخصیتوں نے اپنی محنت جدوجہد سے عوام و خواص میں بلند مقام حاصل کیا۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق تحریر فرماتے ہیں۔ (۱) گھٹیا کتابوں کا مطالعہ گنواروں کے ساتھ رہنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ (۲) گھٹیا کتاب پڑھنے کے بعد ہم اس لائق نہیں رہ جاتے کہ اچھی باتوں کو اپنے ذہن میں جگہ دے سکیں۔ (۳) گھٹیا کتابوں کا مطالعہ کرنا گویا اچھی کتابوں کا خون کرنا ہے محض فیشن اور نفس کی تسکین کے لیے پڑھنا بڑی حماقت ہے یونہی بلاوجہ ورق گردانی کرنا ذہنی آوارگی ہے (۴) لکھنے والے نے جس جانفشانی سے کتاب لکھی ہے پڑھنے والا گویا اس کتاب کو پڑھ کر مصنف کا قرض چکا دیتا ہے۔

"مشہور شاعر متنبی اپنے قصیدہ میں کہتا ہے کہ زمانہ میں بہترین ہمدم کتاب ہے۔" اپنے دور کا ایک ممتاز عالم حافظ کہتا ہے۔ جب تک آپ چاہیں کتاب خاموشی رہتی ہے جب آپ بات چیت کرنا چاہیں تو وہ فصاحت سے بولنے لگتی ہے اگر آپ کسی کام میں مصروف ہیں تو وہ خلل انداز نہیں ہوتی اگر آپ تنہائی محسوس کریں تو وہ آپ کا ایک شفیق ساتھی بن جاتی ہے۔ وہ ایک ایسا دوست ہے جو آپ کو کبھی دھوکہ نہیں دیتا کبھی چاپلوسی نہیں کرتا اور کبھی آپ سے اکتاتا نہیں ہے۔"

مشہور سائنس داں بلٹن کا قول ہے " کہ اچھی کتابوں کا گلا گھونٹنا ایسا ہی ہے جیسے کسی انسان کا گلا گھونٹنا، عمدہ کتاب نے انسانوں کے اخلاق وطبائع آراء پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے اس نے عظیم الشان انقلاب برپا کیا ہے۔ اس نے بہت سے مردہ دلوں کو زندہ دل بنا دیا۔ غافلوں کو ہوشیار کر دیا بہت سی قوموں میں انسانیت کی روح پھونک دی۔ یاد رکھیں کہ آج مغربی ممالک ریسرچ و تحقیق میں اپنی تمام تر قوتیں صرف کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے اس ریسرچ اور تحقیق وایجاداتی کام وہ اپنا مقام حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ صاف طور سے آپ سے کہتا ہوں کہ خدارا آپ بھی اپنے اندر تبدیلی لائیں۔